السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے عطاالرحمان لکھتے ہیں کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شافعی المسلک تھے اور اپنی صحیح بخاری میں انہوں نے اسی مسلک کی ترجمانی کی ہے اس کے متعلق وضاحت فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فقہی فروعات اور اجتہادی مسائل مین دنیا کے مروجہ مسالک سے بالکل آزاد ہیں وہ مروجہ طریقہائے فکر سے کسی کے بھی پابند نہیں ان کی مایہ ناز تصنیف الجامع الصحیح اس وقت ہمارے سامنے ہے جسے جملہ مکاتب فکر کے ہاں پڑھا پڑھایا جاتا ہے یہی وہ پاکیزہ نوشتہ ہے جس سے ہمیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کا پتہ چلتا ہے ایمان وعلم عبادات ومعاملات معاشیات واخلاقیات تعلقات ومحاربات اور بدعات سے اجتناب جیسے اہم گوشے اس کی وسعت میں سمودیئے گئے ہیں اس میں شک نہیں کہ امام بخاری نے نواقص وضو کے متعلق عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے : "کومخرجین یعنی قبل اور دبر کے علاوہ کسی اور چیز کو ناقص وضو نہیں مانتے ناقص وضو کے متعلق نہ پورے طور پر شوافع سے متفق ہیں اور نہ ہی ہمہ وجوہ سے مالکیہ کے ہم نواہیں اور نہ ہی کلی طور پر آپ نے احناف کی مخالفت کی ہے بلکہ اس سلسلہ میں مستقل طور پر ان کی اپنی رائے ہے امام بخاری قے نکسیر خون اور پیپ وغیرہ کے نکلنے سے احناف کے مخالف ہیں اور عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جانے کے متعلق وہ مووالک کی مخالفت کرتے ہیں اسی طرح اگر مخرجین سے کوئی کیڑا وگیرہ برآمد ہو تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟ اس کے متعلق وہ مووالک کی مخالفت کرتے ہیں الغرض وہ کلی طور پر احناف موالک اور شوافع میں سے کلی طور کسی کے ساتھ متفق نہیں ہیں بلکہ وہ صاحب اجتہاد ہیں متعدد مقامات پر انہوں نے شوافع کی تردید فرمائی ہے جس کی وضاحت حسب ذیل ہے :

(1) شوافع کا موقف ہے کہ زکوۃ جہاں سے وصول کی جائے وہاں کے فقراء میں اسے تقسیم کیا جائے دوسری جگہ اسے تقسیم کرنا ان کے ہاں درست نہیں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان یوں قائم کیا ہے : "اغنیا سے صدقہ لے کر فقرا کو دیا جائے خواہ وہ کہاں کے رہنے والے ہوں

(2) شوافع کا خیال ہے کہ زکوۃ ان تمام مصارف پر خرچ ہونی چاہیے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ پابندی صحیح نہیں ہے اگر ضرورت ہو تو پوری زکوۃ ایک مصروف پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے آپ نے ایک عنوان قائم کیا ہے صدقہ کے اونٹ اور ان کا دودھ صرف ابناء السبیل پر استعمال کرنا ۔

(3) شوافع کے نزدیک جمعہ کے لیے کم از کم چالیس آدمیوں کا اجتماع ضروری ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تردید فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صرف بارہ آدمیوں کے ہمراہ نماز جمعہ ادا فرمائی یہ موقف شوافع کے خلاف ہے ۔

(4) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سر کے مسح کے متعلق کسی قسم کی تحدید نہیں ہے ان کے نزدیک سر کے کسی بھی حصہ کا مسح فرض کی ادائیگی کے لیے کافی ہے خواہ اس کی مقدار ایک یا دو بال ہی کیوں نہ ہو لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے انہوں نے اس کے متعلق ایک باب بایں الفاظقائم کیا ہے "پورے سر کا مسح کرنا اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر مسالک سے بھی اختلاف کیا ہے، بخاری کے طالب علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے ۔

(5) حنابلہ کا مشہور مسلک ہے کہ جمعہ قبل زوال بھی درست ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان یوں قائم کیا ہے، جمعہ کے وقت کا آغاز زوال آفتاب سے ہوتا ہے ۔

(6) حیوانات کے سور اور ان کی حلت وحرمت کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موالک کے مشہور مسلک کی مخالفت فرمائی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک خاص مسلک کو اختیار فرمایا ہے جس کی بنیاد صرف کتاب وسنت ہے مذہب اربعہ سے کسی کی موافقت یا مخالفت کا انحصار دلیل پر ہے اس لیے ان کی شافعیت یا حنبلیت کا دعویٰ صرف خوش فہمی ہے صحیح بخاری کے مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث